
145

آیات نمبر 94 تا 102 : پچھلی آیات [آیت نمبر 59 تا 93] میں مختلف انبیاء کے واقعات بیان کرنے کے بعد اللہ کی یہ سنت بیان کی گئی ہے کہ جب بھی کسی بستی میں رسول بھیجا گیا تو پہلے وہاں کے رہنے والوں کو مالی اور جسمانی مصائب سے آزمایا، پھر دکھ کو سکھ سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ مغرور ہو گئے، پھر اچانک ان پر عذاب نازل کر دیا گیا۔ اہل قریش کو تنبیہ کہ ان واقعات سے سبق حاصل کریں ورنہ ان پر بھی ایسا ہی عذاب آسکتا ہے

وَ مَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذۡنَاۤ اَهۡلَهَا بِالۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ یَضَّرَّعُوۡنَ اور یہ جان لو کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو اور اس کے بعد بستی کے لوگوں کو پہلے سختی اور تکلیف میں مبتلا نہ کیا ہو، اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی کی روش اختیار کریں ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلۡنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الۡحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوۡا وَّ قَالُوۡا قَدۡ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوشحالی میں بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوب پھلے پھولے اور کہنے لگے کہ یہ اچھے اور برے دن تو ہمارے آباء و اجداد پر بھی آتے رہے ہیں، آخر کار ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس پکڑ کی خبر تک نہ تھی ﴿۹۵﴾ وَ لَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰۤی اٰمَنُوۡا وَ اتَّقَوۡا لَفَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لٰكِنۡ كَذَّبُوۡا فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کے خزانے کھول دیتے مگر انہوں نے تو پیغمبروں کی تکذیب کی پھر ہم نے انہیں ان کے اعمال کی

سزا میں پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم)! کیا اب اِن بستیوں کے لوگ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات میں آ پہنچے جب کہ وہ سوئے پڑے ہوں ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے نڈر ہو گئے ہیں ان پر ہمارا عذاب دن کے وقت آ جائے جب وہ اپنے کھیل کود میں مشغول ہوں ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ تو کیا یہ لوگ اللہ کی اچانک گرفت سے بے خوف ہو گئے ہیں؟ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ حالانکہ اللہ کی اچانک گرفت سے صرف وہی لوگ بے خوف ہوتے جو تباہ و برباد ہونے والے ہوں ﴿۹۹﴾ ع رکوع [۱۲] اَوَ لَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ کیا یہ لوگ جو آج اپنے سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کے بعد زمین کے وارث بنے ہوئے ہیں، اس بات سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ اگر ہم چاہیں تو اِن کو بھی اِن کے گناہوں کے سبب پکڑ لیں وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ مگر ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے لہٰذا وہ سنتے تک نہیں ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا ۚ اے پیغمبر! یہ وہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سنا رہے ہیں وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ اور بیشک ان سب کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تھے فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

پھر وہ اس بات پر ہرگز ایمان نہ لائے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡكٰفِرِيۡنَ اللہ اسی طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدۡنَا لِاَكۡثَرِهِمۡ مِّنۡ عَهۡدٍ‌ۚ اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو اپنے عہد پر قائم رہنے والا نہ پایا وَاِنۡ وَّجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِيۡنَ اور ہم نے تو ان میں سے اکثر لوگوں کو نافرمان ہی پایا ﴿۱۰۲﴾